مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ

پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ منکیرہ ضلع بھکر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم کہ وقت بہار آخر شد

22دسمبر 2015ء بروز منگل صبح سویرے عزیزم حافظ عمار فاروق السعیدی سلمہ اللہ نے بذریعہ میسج اطلاع دی کہ ذہبی دوران' مؤرخ ومحسن اہل حدیث' سیدی ومولائی مولانا محمد اسحاق بھٹی اللہ کریم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے دار فانی سے کوچ کر گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون) خبر پڑھتے ہی ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شئی عندہ لا جل مسمی کے الفاظ زبان پر جاری ہو گئے۔ آنکھیں نم اور دل از حد رنجیدہ ہو گیا

راقم کا آں محترم کے ساتھ ارادت مندانہ اور عقیدت مندانہ تعلق تھا۔آپ کا ہمارے والد گرامی مولانا ابوسعید عبدالعزیز السعیدی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل عرصے گہرا تعلق رہا۔اور آپ نے ''کاروان سلف'' میں بڑی تفصیل سے محبت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا۔

اسی نسبت کی وجہ سے میرے ساتھ بھی حد درجہ محبت وشفقت فرماتے میرا جب بھی لاہور جانا ہوتا۔میں آپ کی خدمت میں ضرور حاضری دیتا۔

آپ خوشی کا اظہار فرماتے اور تاکید بھی کرتے کہ لاہور آؤ تو مل کر جایا کرو۔ساتھ ہی میری مصروفیات اور دیگر برادران کے متعلق بھی دریافت فرماتے۔اسی محبت کی وجہ سے آپ نے اپنی دو کتابوں میں میرا تفصیلی تعارف کرایا اور ایک کتاب میں برادر گرامی مولانا عمر فاروق

السعیدی حفظہ اللہ کا تذکرہ بھی شامل فرمایا۔ جزاہ اللہ خیرًا

آں مرحوم بلاشبہ ایک عظیم دانش ور، عظیم مفکر، بہت بڑے عالم دین، مشہور مصنف، اور مؤرخ، از حد متواضع، اہل علم کے قدر دان اور حد درجہ منکسر المزاج تھے۔

آپ یقیناً گلشن اہل حدیث کا گل سر سبد تھے۔ آج آپ کی وفات پر پوری جماعت دل گرفتہ اور غمگین و رنجیدہ ہے۔ آپ مدح وستائش سے بے نیاز ہو کر اپنے انداز میں جماعت کے اسلاف، معاصرین اور اصاغر کی تاریخ مرتب کرتے رہے۔ اور آپ نے کبھی بھی کسی سے صلہ و ستائش کی امید نہ رکھی۔

بزرگوں کے احوال مرتب کرنا اور ان کی تاریخ لکھنا آسان ہے مگر معاصرین اور خود سے کم عمر کے لوگوں کو اہمیت دینا، ان کا تذکرہ اور ان کی خوبیوں اور خدمات کا اعتراف کرنا اکثریت کے لئے ناقابل ہضم ہوتا ہے مگر آں موصوف نے کھلے دل سے نہ صرف اپنے معاصرین بلکہ اپنے سے کم عمر لوگوں کی خدمات کا بھرپور طریقے سے اعتراف کیا اور قارئین کو ان سے بخوبی متعارف کرایا۔ اپنی مصروفیات کے باوجود آپ ہر شخص کو اس کے خط کا جواب ضرور دیتے۔

آپ کی تصنیف ''تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری'' اور ''سوانح صوفی محمد عبداللہ'' پڑھنے کے بعد راقم نے آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تو آپ نے وہ عریضہ من وعن ہفت روزہ الاعتصام کے 22 اگست 2008ء کے شمارے میں شائع کرادیا۔

آپ ماشاءاللہ ظریف الطبع اور ظرافت پسند تھے۔ اور اگر کوئی آدمی ظرافت کی بات کرتا تو خوب لطف اندوز ہوتے۔ بھٹی صاحب مرحوم نے تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری میں ایک مقام پر قاضی صاحب کے کچھ اشعار نقل کرنے کے بعد لکھا کہ

میں نے تو مکھی پر مکھی مارنے کی کوشش کی ہے۔ معلوم نہیں ساری مکھیاں مر گئیں یا ان کے مرنے میں کوئی کسر رہ گئی ہے۔''

اس جملے کے پس منظر میں میں نے اس خط میں لکھا کہ آپ کے اس جملے پر خوب ہنسی آئی۔

آپ کو داد دی بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ نے پوری کتاب میں ہی مکھیاں ماری ہیں اور کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑا۔

تو آپ نے اس پر کسی خفگی کا نہ تو اظہار فرمایا اور نہ اسے قلم زد کیا بلکہ پورا مکتوب من و عن شائع فرمایا۔ یہ آپ کی کمال برداشت ہے۔

بندہ ناچیز آپ کے متعلق کچھ لکھنے کی استعداد نہیں رکھتا۔ عالی قدر اہل علم وقلم آپ کے متعلق تفصیل سے لکھیں گے۔ آپ کی زندگی میں جن لوگوں نے آپ کی علمی خدمات کا اعتراف کیا۔ ان میں سے بعض تحریروں کو 'مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی' کے زیرعنوان مولانا محمد رمضان سلفی یوسف حفظہ اللہ نے جمع کر دیا۔ اور مکتبہ رحمانیہ سیال کوٹ سے انہیں خوب صورت انداز میں شائع کیا ہے۔ اللہ کریم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ یہ کہ محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ بہت ہی عظیم شخصیت تھے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں نبیین' صدیقین' شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب فرمائے۔ اور ان کے پس ماندگان اور پوری جماعت کو صبر جمیل اور ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محترم پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کے نام بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب

عزیز القدر پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مکتوب گرامی۔ بہت بہت شکریہ۔ کمپوزنگ (یا پروف ریڈنگ) کی غلطی سے صرف ایک جگہ آپ کو ''سید'' لکھا گیا یعنی آل رسول بنا دیا گیا ہے۔ لیکن میرے بعض مہربان میرے نام پر باقاعدگی سے ''ٹکا کر'' ''السید'' کا لفظ لکھتے ہیں

اور آگے "بھٹی" بھی تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی میں دنیا کا واحد آدمی ہوں جو ان حضرات کے نزدیک سید بھی ہوں اور بھٹی بھی...... رہی یہ بات کہ قرآن مجید کی ایک خدمت جو آپ نے نہیں کی اور وہ آپ کی طرف منسوب ہوگئی ہے۔ تو یہ بھی کوئی بری بات نہیں۔ اچھا کام ہی آپ کی طرف منسوب ہوا ہے۔ غلط کام تو نہیں ہوا۔

اس سلسلے میں آپ نے جو معلومات ارسال کی تھیں، انہی کو سمجھنے میں مجھے غلط فہمی یا خوش فہمی ہوئی ہے۔ بہر حال جو "فہمی" بھی ہوئی ہے۔ وہ خیر کا پہلو لئے ہوئے ہے۔ الحمد للہ کہ اس میں برائی کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے۔

آپ کی طرف تو میں نے کسی "فہمی" کی بنا پر یہ کام منسوب کیا ہے۔ یہاں ایسے اہل حدیث حضرات بھی ہیں جو دوسروں کا پورا مضمون اپنی طرف منسوب فرما لیتے ہیں اور بڑے دھڑلے سے اس پر اپنا نام لکھتے ہیں اور اپنی جماعت کے اخباروں میں چھپواتے ہیں۔ اس کی تفصیل کی طرف پھر کبھی اشارہ کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ میں نے "برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن" میں 155 حضرات کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے متعدد حضرات بحمد اللہ جسماً زندہ ہیں مگر اخلاقاً اور ذہناً مردہ ہیں۔ ان میں سے کسی نے مجھے خط نہیں لکھا۔ آپ واحد آدمی ہیں جن کا خط آیا ہے۔ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ جس نے کوئی اچھا کام کیا ہو اس کا ذکر کیا جائے یا اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ جماعت مردوں کی جماعت ہے جن کی خدمت میں ہم مصروف ہیں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

اخلاص کیش

محمد اسحاق بھٹی

17-08-06